THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۱۲) مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۲۴ء یوم پنجشنبہ مطابق ۵ محرم سنہ ۱۳۴۳ ہجری جلد (۱۲)

مدینۃ المسیح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت ام المومنین بخیریت ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تینوں گھروں میں خیریت ہے۔

(۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا صاحبزادہ مظفر احمد بعارضہ بخار علیل ہے۔ احباب اس کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرما دیں۔

(۳) حضرت میاں شریف احمد صاحب کے گھر میں کچھ طبیعت نا... ہے منظورہ بیگم بنت حضرت نواب صاحب بعارضہ بخار علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

(۴) بابا فضل کریم صاحب سیالکوٹی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ اور بیماری روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا فرما دیں۔

(۵) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب دو تین دن کے لئے ایک شہادت پر ضلع فیروزپور تشریف لے گئے ہیں۔

نظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نثریں کلام

میں تو کمزور تھا اس واسطے آیا نہ گیا
کس طرح مانوں کہ تم سے بھی بلایا نہ گیا

نفس کو بھولنا چاہا پہ بھلایا نہ گیا
جان جاتی رہی پر اپنا پرایا نہ گیا

عشق اک راز ہے اور راز بھی اک پیارے کا
مجھ سے یہ راز صد افسوس چھپایا نہ گیا

دیکھ کر ارض و سما بار گران تشریع
رہ گئے ششدر و حیران اٹھایا نہ گیا

ہم بھی کمزور تھے طاقت نہ تھی ہم میں بھی کچھ
قول آقا کا مگر ہم سے ہٹایا نہ گیا

کس طرح تجھ کو گناہوں پہ ہوئی یوں جرأت
اپنے ہاتھوں سے کبھی زہر تو کھایا نہ گیا

کفر نے لاکھ تدابیر کیں لیکن پھر بھی
صفحہ دہر سے اسلام مٹایا نہ گیا

ملنا کس طرح کہ تدبیر ہی صائب نہ ہوئی
اسکے جلوے کی بتاؤں تمہیں کیا کیفیت
جاہ و عزت تو گئے پر نہ چھوٹا مُسلم
چین سے بیٹھتے تو بیٹھتے کس طرح سے ہم

دل میں ڈھونڈا نہ گیا غیر میں پایا نہ گیا
مجھ سے دیکھا نہ گیا تم کو دکھایا نہ گیا
بھوت تو چھوڑ گیا تجھ کو پہ سایا نہ گیا
دُور بیٹھا نہ گیا۔ پاس بٹھایا نہ گیا

جانِ محمود ترا حسن ہے اک حسن کی کان،
لاکھ چاہا پہ ترا نقش اُڑایا نہ گیا،

حضرت خلیفۃ المسیح کے محض خدمت اسلام کیلئے پُر ایثار سفر ولایت کے متعلق

"پیغام صلح" کے کمینہ حملوں پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اظہار ملامت و نفرت

جماعت احمدیہ لاہور کی آواز،

جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ لاہور حسب ذیل ریزولیوشنز ارسال فرماتے ہیں۔ جو جلسہ عام میں اتفاق رائے سے پاس کئے گئے ہیں:-

(۱) یہ جلسہ نجیر مبایعین کے اخبار پیغام صلح کے اس مضمون کو جو ۱۶ر جولائی ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں سیدنا خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اور جس میں حضور ممدوح کی ذات مبارک پر خصوصاً اور جماعت احمدیہ پر عام طور پر سخت بیانی سے بے بنیاد اور مفتریانہ اعتراضات کر کے تمام جماعت احمدیہ کے نہایت مقتدر اور معزز امام اور جمیع ارکین جماعت احمدیہ اور ہوا خواہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سخت دل آزاری کی گئی ہے۔ اور قومی منافرت پھیلانے کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اظہار نفرین کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ اخبار پیغام صلح کے اس الزام کی بھی تردید کرتا ہے۔ اور اسکو نفرت سے دیکھتا ہے۔ جس میں اُسنے لکھا ہے کہ گویا حضور ممدوح خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اس سفر یورپ کا بوجھ جماعت احمدیہ کے چندوں اور احمدی خواتین کے زیورات پر پڑا ہے۔ اخبار مذکور کا یہ افترا اور الزام سراسر بے بنیاد ہے۔ حضور ممدوح نے اس سفر کے اپنے اخراجات اپنی جیب خاص سے کئے ہیں۔ باوجودیکہ تمام جماعت نے باصرار تمام بطیب خاطر اس امر کو اپنی سعادت دارین اور موجب جذب حسنات سمجھکر ان کے خرچ سفر کو اپنے ذمہ لینے کی متواتر درخواستیں کیں لیکن حضور ممدوح نے منظور نہ فرمایا ۔

(۳) یہ جلسہ اخبار مذکور کے اس مضمون کے متعلق بھی نہایت نفرت کا اظہار کرتا ہے جس میں اس نے حضور ممدوح کے اس مبارک اور پُر عزم سفر کا محرک وہ ناپاک خیالات اور ناشائستہ اغراض قرار دی ہیں جو بمصداق المرء یقیس علیٰ نفسہ اس کے اپنے خیالات اور تجربات کا آئینہ ہو سکتے ہیں حضور ممدوح نے اس سفر کی دعوت تحریک کے پیش ہونے کے بعد مجلس مشاورت کے مشورہ اور چالیس منتخب اصحاب اور اپنی ذات خاص کے استخارہ اور جملہ مقامات کی جماعتہائے احمدیہ کی کثرت درخواستہائے کے بعد عزم سفر یورپ فرمایا اور باوجود اپنی کمزوری صحت کے اس سفر کو محض خدا کے سلسلہ کی تبلیغ کے لئے پروگرام طیار کرنے اور مقاصد تبلیغ حاصل کرنے کے لئے اختیار فرمایا ۔

(۴) یہ جلسہ پیغام صلح کے اس پُر شر ریمارک کو بمعہ دیگر ریمارکوں کے بنظر حقارت و نفرت دیکھتا ہے۔ اور اس پر اظہار نفرین کرتا ہے۔ جس میں اس نے حضور ممدوح اور آپ کے معزز انصار سفر کو تمسخراً خود ایک نمائش ظاہر کیا ہے۔ اگر معتقدان پیغام کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلیفہ اول مولانا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کی کچھ بھی عزت ہے۔ تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا دوسرا خلیفہ اور مسیح موعود علیہ السلام معہ اپنے انصار کے یورپ میں جاکر اسی قسم کی نمائش ہو گا۔ جس قسم کی نمائش حضور مسیح موعود علیہ السلام معہ اپنے انصار کے اپنے متعدد سفرہائے لدھیانہ۔ دہلی پٹیالہ۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ ملتان جہلم وغیرہ میں ہوئے۔ اور نیز جس قسم کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے سفرہائے لاہور بہاولپور۔ ملتان وغیرہ میں ہوئے تھے۔

(۵) یہ جلسہ اخبار الفضل قادیان کے ان مضامین کے ساتھ کلی اتفاق ظاہر کرتا ہے۔ جو اخبار پیغام صلح مذکور کے اس مضمون کی تردید میں شائع کئے گئے۔

(۶) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ جملہ مقامات کی جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض کیا جاوے کہ وہ بھی اخبار پیغام صلح کے مذکورہ بالا مضمون کے متعلق اپنی اپنی مقامی جماعتوں کے جلسہ ہائے عام میں اظہار نفرت و نفرین کر کے اس کو الفضل میں شائع فرما دیں۔

(۷) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ یہ کارروائی اخبار پیغام صلح۔ الفضل و دیگر جرائد کو بھیجکر درخواست کی جاوے کہ اس کو شائع کیا جاوے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مضمون اور سفر کے حالات

آج (۴ر اگست کو) عدن سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہُوا خط بنام جماعت اور حضور کے تفصیلی حالات کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جو انشاء اللہ آئندہ درج کئے جائینگے۔

اخبار احمدیہ

احمدی مجاہدین کی کچھ اشیاء

قریباً چھ ماہ ہو گئے کہ چند اشیاء بعض احمدی مجاہدین فتنہ ارتداد نے احمدیہ دار التبلیغ آگرہ میں مجھے بطور امانت رکھنے کو دی تھیں مگر بعد میں آج تک کبھی دوست نے اپنی کوئی چیز واپس نہیں لی۔ وہ اشیاء یہ ہیں:- کوٹ واٹر پروف۔ قمیص۔ قرآن مجید۔ بالٹی خورد۔ ڈوری سوت خاکسار اب یہ اشیاء آگرہ سے قادیان اپنے ساتھ لے آیا ہے۔ جن دوستوں کی ہوں۔ وہ اپنی اپنی چیزوں کے نشان بتلا کر مجھ سے لے سکتے ہیں۔ خاکسار قریشی محمد حنیف احمدی سابق مبلغ فتنہ ارتداد آگرہ۔ حال قادیان۔

احمدیل بھیرہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب جناب مولوی فضل الدین صاحب بھیرہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۷ - اگست ۲۴ء

وصیّتِ صبر

(ازجناب مفتی محمد صادق صاحب)

سلسلہ حقہ احمدیہ کے ابتدائی ایام میں جبکہ حضرت مرزا صاحب نے اپنا دعویٰ مسیحیت و مہدویت کا شائع کیا۔ اور چاروں طرف علماء کی طرف سے مخالفت کا جوش بہت بڑھا۔ اور کفر کے فتوے لگائے گئے۔ ان ایام میں ایک دن عاجز راقم اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ جن میں ایک مکرمی اخویم میاں معراج الدین عمر صاحب بھی تھے۔ لاہور کے ایک محلہ میں ایک چھوٹی سی مسجد میں بیٹھے ہوئے یہ ذکر کر رہے تھے۔ کہ اس قدر سخت مخالفت کا جوش ہے۔ ایسی حالت میں کیونکر ممکن ہو گا۔ کہ ہماری بھی ایک قابلِ ذکر جماعت بنجائے۔ اور لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیں۔ اس وقت جبکہ حضرت کے مُریدین بہت تھوڑے تھے۔ اور جماعت ایک نہایت کمزور ابتدائی حالت میں تھی۔ جیسا کہ ایک نیا پودہ ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں چاروں طرف سے عداوت کی آندھی اور بگولوں کی برداشت بہت مشکل نظر آتی تھی۔ اور نئے آدمیوں کا اس جماعت میں داخل ہونا ایک امر محال نظر آتا تھا۔ اور ظاہری حالات مایوسی پیدا کرنے والے اور نااُمیدی کے بڑھانے والے تھے۔ ہم اس قسم کی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک مجذوب سے فقیر سر اور پاؤں سے ننگے مسجد کے اندر آ گئے۔ اور ہم سے پوچھا۔ میاں کیا باتیں کرتے ہو؟ قبل اس کے کہ ہم کچھ جواب دیتے وہ فقیر صاحب خود ہی فرمانے لگے۔ آؤ ہم تمہیں سناتے ہیں۔ کہ مرزا کی جماعت کس طرح بنے گی۔ دیکھو ایک مرد خدا تھا۔ اسے حکم ہوا کہ ایک ریوڑ جمع کرو۔ اور گڈریئے بن جاؤ۔ وہ اس علاقہ کے گڈریوں کے پاس گیا۔ اور ان کی منت کی۔ کہ اسے چند بکریاں اور بھیڑیں دیدیں۔ اور وہ اپنا ریوڑ بنالے۔ اور گڈریا بن جائے۔ مگر گڈریوں نے اس سے تمسخر کیا۔ اور کہا کہ نہ تمہارا باپ گڈریا اور نہ تمہارا دادا گڈریا۔ تم کیسے گڈریئے بن سکتے ہو۔ چلے جاؤ۔ یہاں تمہارے واسطے کوئی بھیڑ بکری نہیں۔ انھوں نے اس کے ساتھ بداخلاقی کی۔ اور سختی سے پیش آئے مگر وہ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کرکے ان کے ریوڑوں کے اندر گھس گیا۔ اور ہر ایک جانور جو اسے پسند آیا۔ اُس پر اُس نے اپنا نشان کیا۔ اور پھر وہاں سے نکلکر ایک ٹیلے پر چڑھ کر اس نے سیٹی بجائی۔ اور ہر ایک جانور جس پر اس نے اپنا نشان کیا تھا۔ وہ دوڑ کر اس کے پاس چلا گیا۔ اور اس طرح اس کا ریوڑ بن گیا۔ اور وہ گڈریا ہو گیا۔ اور اس کے حاسد اور مخالف گڈریئے دیکھتے رہ گئے۔ دیکھ لینا اسی طرح مرزا کی جماعت بھی بن جائیگی۔ نشان ہو گئے ہیں۔ رُوحیں اپنے مالک کی آواز کے پیچھے دوڑ کر چلی جائینگی۔ فقیر صاحب نے یہ تمثیل ہمیں سنائی اور چلے گئے۔

اللہ اکبر! کیا ہی سچی بات تھی۔ جو اس فقیر نے سُنائی مجدد۔ مسیح۔ نبی بننا ایک موہبت الٰہی ہے۔ یہ انسان کے عملوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ کے فضلوں سے یہ درجات اور مقامات ملتے ہیں۔ لیکن کسی نبی مامور۔ مجدد کے ابتدائی ساتھیوں میں داخل ہونا اور اس کے سابقین اصحاب میں شامل ہو جانا بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور کرم اور ایک قسم کی موہبت ہوتی ہے۔ جب جماعت چھوٹی ہوتی ہے۔ اور مخالفت بہت ہوتی ہے۔ اسوقت کی نصرت اور تائید کا ثواب بہت بڑا ہوتا ہے۔ اسوقت اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے درمیان نہیں۔ اور آپ کا پاک وقت چلا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی گذر گیا۔ لیکن حضرت خلیفہ ثانی کا زمانہ بھی ایک خاص برکات اور رحمتوں کا زمانہ ہے۔ اور تاریخ احمدیت میں یہ زمانہ ایک خاص وقعت رکھتا ہے۔ اور کئی ایک شاندار نشانات کا وقت ہے۔ اس زمانہ کو پالینا اور اس میں ایمان اور اخلاص کی توفیق پانا اللہ پاک کا ایک بڑا فضل ہے۔ جو ہماری جماعت کو مرحمت ہو رہا ہے۔ یہ ایام چاروں طرف تبلیغ حق کے واسطے خاص ہیں۔ اور تواصو بالحق کے حکم پر عملدرآمد اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے۔ لیکن الحق مر۔ حق کڑوا ہے۔ جب حق کی اشاعت کی جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ لازماً انہیں لوگوں کی طرف سے مخالفت کھڑی ہو جاتی ہے۔ جن کی خاطر اس حق کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس واسطے تواصوا بالحق کے ساتھ ہی تواصوا بالصبر کا حکم بھی لازماً لگایا گیا ہے۔ حق کی اشاعت کے ساتھ حق پھیلانے والوں اور قبول کرنیوالوں کے لئے ضروری ہے۔ اور لابدی ہے۔ کہ صبر کی عادت ڈالیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دوہرا ثواب حاصل کریں۔

میرے پیارے احمدی بھائیو اور بہنو! انہیں ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا زمانہ محمدیت کے جلالی رنگ کا نہیں ہے۔ کہ ہم اپنی تلواروں اور تیروں کے ذریعہ سے دشمن کا مقابلہ کریں۔ اور ان کو مادی اور دنیوی رنگ میں شکست دے کر زیر پا کریں۔ بلکہ یہ وقت احمدیت کے جمالی رنگ کا ہے اس میں ہمارا طریق یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم صرف دعاؤں نشانات اور دلائل اور کرامات کے ساتھ اپنی کامیابی کو تلاش کریں اور اپنے دشمنوں پر فتح پائیں۔ کوئی شخص جو ہمیں گالیاں دے۔ اس کی گالیوں کو سُنکر خاموش ہو رہیں۔ کوئی ہمیں اشتعال دلانا چاہے تو صبر سے کام لیں۔ اور مشتعل نہ ہوں۔ کوئی ہمیں دکھ دینا چاہے۔ تو وہاں سے خاموشی کے ساتھ الگ ہو جائیں۔ جہلاء کی باتوں پر سلام کہہ کر درگذر کریں۔ ہر فتنہ و فساد کے مقام سے الگ رہیں۔ یہی ہمارے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے۔ اور اسی پر عمل کرنے میں ہمارے لئے بڑا ثواب ہے۔ اگر کوئی ہمارے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کو یا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو گالیاں دے۔ تو اس کی گالیوں سے ان مقدس وجودوں کا کچھ نقصان نہیں۔ بلکہ ان گالیوں سے بڑھ کر اللہ کے فرشتے ان پر صلوٰۃ اور سلام کرتے ہیں۔ پس ہمارے واسطے اس میں کسی غم و فکر کی بات نہیں۔ جو گالیاں دینے والے ہیں۔ وہ خود ہی اپنی گالیوں کے سبب ایک جہنم میں ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا عذاب تم ان کو دوگے۔ پس گالیاں دینے والوں پر بھی رحم کرو۔ اور حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ کے اس پاک طریق پر عمل کرو ؎

گالیاں سُنکے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

جب تک تمہارا رحم ان گالیاں دینے والوں کے لئے جوش میں نہ آوے۔ اور جب تک غیظ و غضب کی عادت کو گھٹایا نہ جائے۔ تب تک تم اس مقدس راستے پر چلنے والے نہیں ہو سکتے۔ جس پر چلانا تمہارے ہادی و امام کا مقصد اور مراد ہے۔ جھگڑا پیدا کرلینا آسان ہے۔ پر اس کا اثر دور دور جماعتوں پر پڑتا ہے۔ بعض جھگڑے اور فساد ساری جماعتوں کو بدنام کر دیتے ہیں۔ دشمن تو اپنے حسد کے سبب سے تم کو جوش دلاتا ہے۔ تاکہ تم لڑائی اور فساد میں پڑو۔ وہ خود مفسد ہے۔ تمہیں مفسد دیکھنا چاہتا ہے۔ پر تم ہوشیار رہو۔ اور اس کے دام میں مت پھنسو۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہو کہ وہ تمہیں ہر فتنہ اور شر سے بچائے رکھے۔ غربت اور مسکینی کی زندگی بسر کرو۔ فروتنی اختیار کرو۔ اور تکبر اور غرور کو چھوڑ دو۔ متکبر آدمی ہدایت کی راہوں سے دور رہتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور چشم پوشی سے کام لو۔

اپنے بھائی کے عیوب کو شہرت نہ [illegible] سے ان کی اصلاح کی کوشش کرو۔ سچی خیر خواہی باطنی تدابیر سے اپنا کام شروع کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس میں برکات نازل کرتا ہے۔ غلطیاں اور لغزشیں سب میں ہوتی ہیں ان سے چشم پوشی کر کے ہر ایک بھائی کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی قدر کرو۔ اور اس طرح محبت کے تعلقات کو بڑھاؤ۔ خدا کا شکر کرو۔ کہ اس نے تم کو ایک پاک جماعت میں داخل کر دیا۔ اپنے پیارے امام حضرت اولو العزم کی صحت۔ سلامتی اور فتح یابی کے واسطے اور عافیت اور کامیابی کے ساتھ سفر سے واپسی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا رہو۔ تاکہ اس شاندار مہم میں جو حضرت نے اپنے اصحاب ہمت رفقاء کے ساتھ اختیار کی ہے۔ تمہارا بھی ثواب ہو۔ والسلام۔

تحریک خلافت اور مسلمانان ہند

زمانہ کے بھی عجیب رنگ ہیں۔ ایک وقت تھا۔ جبکہ "خلیفہ ٹرکی" کو "ظل اللہ" "روحانی رہنما" وغیرہ وغیرہ قرار دیکر خلافت کے لئے دینوی شان و شوکت کی بحالی پر زور دیا جاتا تھا۔ ان دوسرے ملکوں نے اس بارے میں کچھ کیا یا نہیں۔ لیکن ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ حالت تھی۔ کہ ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک خلافت کمیٹیاں بنائی گئیں۔ خلافت والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ ان کے لئے خاص نمونہ کی وردیاں سلائی گئیں۔ خاص قسم کے بیلٹ تیار کرائے گئے۔ جنہیں پہن کر ان کے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے۔ ان کی رفتار اور ان کی گفتار کا رنگ بدل گیا۔ اور وہ سیدھے منہ بات کرنا اپنی کسر شان سمجھتے تھے۔

پھر اسی خلافت کے نئے ستر پا۔ ہجرت شروع کی گئی۔ سپیشل گاڑیاں چلیں۔ بہتوں نے گھر پھونک کر تماشہ دیکھا ہزاروں تباہ و برباد ہو گئے۔ اور کچھ ابھی تک خانہ بدوشوں کی طرح افغانستان کے پہاڑوں میں پھر رہے ہونگے۔

پھر خلافت کی مدد کے لئے مال و زر جمع کیا گیا۔ غریب اور تنگ دست لوگوں نے محض اپنے خلیفہ کی حمایت اور تائید کے لئے اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ کاٹ کر لاکھوں روپے جمع کر دئے۔ اور کارکنان خلافت پر بارش کی طرح روپوؤں کا مینہہ برسا دیا۔

پھر خلافت ٹرکی کے لئے بہت سے لوگ قید ہوئے جیلوں میں گئے۔ اور اس طرح انہوں نے خلیفہ ٹرکی سے اپنی عقیدت اور اخلاص مندی کا ثبوت دینے میں کوئی کوتاہی نہ کی۔

خلیفہ ٹرکی کی حالت زار

لیکن جب اپنی ترکان احرار نے جنہیں محافظان خلافت ٹرکی کہا جاتا تھا۔ خلیفہ ٹرکی کو نہایت بیدردی سے معزول کر کے جلا وطن کر دیا۔ اس کی سب جائداد ضبط کر لی اور اُسے وہ رقم بھی دینے سے انکار کر دیا۔ جو جلا وطنی کے وقت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور بیچارہ نہایت خستہ حالی میں دن کاٹنے لگا۔ تو کارکنان مرکزی خلافت کمیٹی نے اسی کے نام سے جمع کردہ لاکھوں روپیہ میں سے ایک حبہ بھی اسے دینا مناسب نہ سمجھا۔ اور جو کچھ بچا کھچا تھا۔ اسے بھی انگورہ روانہ کرنے کی تجویز پاس کر دی۔ اس سے بڑھ کر سنگ دلی اور سرد مہری کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔ کہ جس کی حفاظت۔ جس کی شان و شوکت کی بحالی اور جس کے اقتدار و سطوت کے قیام کے لئے سب کچھ کیا جا رہا تھا۔ اس پر جب سخت تنگی اور مشکلات کا وقت آیا۔ تو باوجود اسے پہلے کی طرح ہی "خلیفۃ المسلمین" سمجھنے کے ایک پھوٹی کوڑی بھی اسے نہ دیگئی۔ حالانکہ اسی روپیہ میں سے کارکنان خلافت ہزار ہا روپیہ اپنے ذاتی مصارف میں صرف کر چکے۔

حضور نظام اور خلیفہ ٹرکی

آخر جب "خلیفۃ المسلمین" کی مالی حالت نہایت ہی کمزور ہو گئی۔ تو حضور نظام دکن نے انکی حالت پر رحم فرما کر ایک خاص حکم کے ذریعہ تین سو پونڈ ماہوار کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور اس بارے میں جو حکم جاری فرمایا۔ اس میں لکھا :-

"چونکہ آج کل معزول خلیفہ عبد المجید خان کی مالی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے۔ اور وہ ان دنوں یورپ میں قیام کئے ہوئے ہیں۔ جہاں کے مصارف بے انتہا بڑھے ہوئے ہیں۔ لہذا اس کے بموجب کہ المومن اخوۃ المومن ان کی سقیم حالت کو مد نظر رکھ کر میں اپنی استطاعت کے موافق ان کی تائید کرنا اپنا مذہبی فرض خیال کرتا ہوں۔ چنانچہ انہیں وجوہ کی بنا پر ماہ جولائی سنہ ۲۶ء سے تاحیات تین سو پونڈ ماہانہ مقرر کرتا ہوں"۔

(ہمدم ۲۷ جون)

اس نہایت فیاضانہ اور برمحل امداد کو "خلیفہ ٹرکی" نے بھی نہایت شکر گذاری اور احسانمندی کے ساتھ قبول کرنے کی بذریعہ تار اطلاع دی۔ چنانچہ لکھا :-

"موید الملک سر علی امام کا تار مجھے ابھی وصول ہوا جس کے ذریعہ انہوں نے مجھے اس فیاضانہ اعانت کی اطلاع دی ہے۔ جو میرے لئے حضور نے تجویز فرمائی ہے حقیقی اخوت و اتحاد اسلامی کا یہ ثبوت جو آپ نے از خود اور اس ممتازانہ طریقہ سے دیا ہے۔ وہ میرے لئے باعث تشکر و افتخار ہے۔" خلیفہ عبد المجید"

جناب عبد المجید صاحب جو تا حال اپنے آپ کو "خلیفۃ المسلمین" سمجھتے ہیں۔ اور مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر جناب شوکت علی صاحب بھی تا حال ان کی خلافت کے قائل ہیں۔ جس قدر بھی عاجزانہ طریق سے حضور نظام کا شکر ادا کریں۔ مناسب ہے۔ کیونکہ اڑے وقت میں وہی کام آئے۔ اور انہی کی فیاضی نے زیست کی صورت پیدا کی۔ لیکن ان مسلمانوں کی جنہوں نے حضور نظام دکن کے خلاف اس بنا پر شور و شر کیا۔ اور طرح طرح کے آوازے کسے تھے۔ کہ وہ تحریک خلافت میں کیوں شریک نہیں ہوتے۔ ان کی عجیب حالت ہے۔ ایک طرف خلیفۃ المسلمین سے اپنی بے مروتی اور دوسری طرف حضور نظام کی فیاضی نظر کے سامنے ہے۔ پھر ایک طرف خلیفۃ المسلمین سے اپنی عقیدت اور اخلاص کے دعاوی اور دوسری طرف حضور نظام کی تحریک خلافت سے علیحدگی یاد ہے۔ اس لئے ندامت اور شرمندگی سے سر نہیں اٹھا سکتے۔

پھر مسلمان اخباروں کی بھی اس بارے میں عجیب کیفیت ہے کوئی حضور نظام کے عطیہ کا نام "وظیفہ" رکھتا ہے۔ کوئی اُسے "نذرانہ" قرار دیتا ہے۔ کوئی اُسے "پنشن" لکھتا ہے حالانکہ ان میں سے کوئی لفظ بھی درست اور صحیح نہیں۔ وظیفہ کس بات کا۔ نذرانہ کس حیثیت کا۔ اور پنشن کس خدمت کی۔

بہر حال نظام دکن نے جو کچھ کیا۔ نہایت ہی شریفانہ فعل کیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ تمام خلافت کمیٹیاں اور ان کے سارے کارکن بڑے سے لے کر چھوٹے تک خلافت اور خلیفہ سے ذرا بھی ہمدردی اور مروت نہیں رکھتے اور تحریک خلافت محض ملک میں شورش پھیلانے کے لئے چلائی گئی۔ نہ کہ خلافت اور خلیفہ کی مذہبی تقدیس کے لئے۔

تحریک خلافت کا یہ عبرتناک انجام مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ انہیں جہاں یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ خلافت ٹرکی محض وہم و خیال تھا۔ وہاں یہ بھی پتہ لگ گیا ہے کہ ان کے لیڈر اور راہ نما اپنے دعاوی میں کہاں تک صادق اور اپنے اعمال میں کہاں تک قابل تقلید ہیں۔ ایک وقت اگر وہ اپنا سب کچھ خلافت ٹرکی کے لئے قربان کر دینے کو کہتے تھے۔ تو دوسرے وقت لوگوں کے دئے ہوئے روپے میں سے ہی "خلیفہ ٹرکی" کے لئے قوت لایموت مہیا نہ کر سکے۔ سچ ہے :-

"سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے"

مولوی محمد دین صاحب بی اے مسلم مشنری امریکہ کا جواب ماسٹر صدرالدین صاحب کو

ان سطور کے لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی ۔ اگر اخبار پیغام مجریہ ۲۷ر فروری ۱۹۲۴ء میری نظر سے نہ گذرتا جس میں ماسٹر صدرالدین صاحب کا خط میرے نام کے عنوان سے چھپا ہے ۔ چونکہ میں ماسٹر صاحب موصوف سے بہت عرصہ ملکر کام کر چکا ہوں ۔ اور علاوہ احمدیت کے تعلق کے دوستی اور محبت کے تعلقات آپس میں پیدا ہو گئے تھے ۔ اس لئے کم از کم میرا یہی خیال رہا تھا کہ اس کے ماتحت میں نے ان کو برلن میں ایک خط لکھا ۔ کہ آپ نے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کیوں پڑھی ہے ۔ آپ نے احمدی کہلا کر حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف عمل کیا ہے اور پھر آپ نے اس عمل کو اخبار پیغام صلح میں اس طرح سے رنگ دے کر لکھا ہے ۔ کہ ہم نے اس شان و شوکت سے عید کی نماز ادا کی ۔ میرے خیال میں نہ صرف یہ ایک سخت غلطی تھی ۔ بلکہ ایک قسم کی ناجائز دلیری تھی ۔ اس لئے پہلے دوستانہ تعلقات کی بنا پر میں نے ان کو خط لکھدیا ۔ مجھے یہ خیال نہ تھا ۔ کہ یہ بھی برلن مشن کی رپورٹ کا کام دے گا ۔ ورنہ میں اپنے پہلے خط کی جس کے جواب میں ماسٹر صدرالدین صاحب نے اپنا خط اخبار پیغام میں شائع کرایا ۔ نقل رکھ لیتا ۔ چونکہ میں نے ایسا نہ کیا ۔ اس لئے اب مجھے ضرورت محسوس ہوئی ۔ کہ حتی الوسع اپنی یاد سے کام لے کر اس کو دہراؤں ۔ ممکن ہے الفاظ کا اختلاف ہو ۔ مگر مضمون وہی ہوگا ۔ کیونکہ انہی خیالات کا اعادہ کروں گا ۔ جو میں نے ماسٹر صاحب موصوف کو لکھے ۔ بہتر ہوتا ۔ کہ جناب ماسٹر صاحب میرا پہلا اور دوسرا خط بھی ساتھ ہی شائع کرنے کے لئے بھیج دیتے ۔ تا کہ ان کی رپورٹ کے ساتھ میری کارپورٹ بھی شائع ہو جاتی ۔ اس طرح کے دوستانہ خط میں کئی ایک غیر مبایع حضرات کو لکھتا رہا ہوں ۔ لیکن افسوس ہے ۔ ان کی نقل نہیں رکھی ۔ کیونکہ مجھے یہ خیال نہ تھا ۔ کہ مجھے بھی ان کو شائع کرنے کی ضرورت پڑے گی ۔

اس قدر مختصر تمہید کے بعد میں اپنے ان خیالات کا مختصراً اعادہ کرتا ہوں ۔ جو میں نے ماسٹر صدرالدین صاحب کو ان کے اس خط کے جواب میں لکھے ۔ میں نے ماسٹر صاحب کو لکھا ۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یا تو جناب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تحریریں پڑھی نہیں ۔ اور اگر پڑھی ہیں ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ بعض باتیں جناب کے ذہن سے اتر گئی ہیں ۔ میں یہ کہنے کے لئے ابھی اپنے آپ کو طیار نہیں پاتا ۔ کہ معاذ اللہ آپ جان بوجھ کر حضرت صاحب کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں ۔ چنانچہ میں نے لکھا ۔ کہ سوال یہ نہیں ۔ کہ حضرت صاحب نے کب اور کس وجہ سے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتویٰ دیا ۔ بے شک وہ کب ۔ اور وہ وجہ ایک وجہ تھی ۔ لیکن فتویٰ ممانعت نماز ایک الہام کی بنا پر ہے ۔ نہ محض اس حدیث کی بنا پر ۔

گو حضرت صاحب نے اس تکفیر والی حدیث کو مخالفین کے جواب میں استعمال کیا ہے ۔ حضرت صاحب کا فتویٰ یہ ہے ۔ کہ حرام ہے ۔ اور قطعی حرام ہے ۔ کہ تم کسی مکفر مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو ۔ اس سے ظاہر ہے ۔ کہ صرف مکفرین کے پیچھے ہی نماز پڑھنے سے نہیں روکا ۔ بلکہ یہ بھی حکم ہے ۔ کہ کسی مکذب یا متردد کے پیچھے بھی نہ پڑھو ۔ اس لئے یہ غلط ہے ۔ کہ محض اس حدیث شریف کی بنا پر ایسا ہوا ہے ۔ اور نہ ہی حضرت صاحب نے ہر جگہ اس حدیث کو دہرایا ہے ۔ حضرت صاحب نے زور دیا ہے ۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے ایسا فرمایا ہے ۔ یہ حدیث تو محض ان غیر احمدی مولویوں کا منہ بند کرنے کے لئے ہے ۔ اور تھی ۔ یا ان کمزور احمدیوں کے لئے جن کے اندر ابھی ایمان پورے طور پر رچا نہیں تھا ۔ ورنہ مجھے تو ایسے دوست بھی معلوم ہیں ۔ جو کہ حضرت صاحب کے اس صریح فتوے سے پہلے بھی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے تھے ؛

ممکن ہے ۔ آپ مکذب کے لفظ پر اڑیں ۔ اور کہیں کہ مکذب اور مکفر ایک ہی معنے میں شامل ہیں ۔ اگرچہ یہ بات بھی آپ کے موجودہ اعتقادات و عمل کے خلاف ہے ۔ تاہم متردد کا لفظ ایسا صاف ہے ۔ کہ وہاں محض تکفیر و تفسیق کام نہیں دیتی ۔ حضرت مسیح موعود کو اس پر اس قدر اصرار تھا ۔ کہ مجھے یاد پڑتا ہے ۔ کہ عبداللہ صاحب عرب جب وطن جانے لگے ۔ تو انہوں نے پوچھا ۔ کہ وہ نماز کے بارے میں اپنے ملک میں کیا کریں ۔ پہلا عذر انہوں نے یہ کیا ۔ کہ وہاں کے لوگوں کو تبلیغ نہیں ہوئی ۔ حضرت صاحب نے کہا کہ ان کو پہلے تبلیغ کرو ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ حضور کا نام نہیں پہنچا ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ پہلے نام پہنچاؤ ۔ نہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھو ۔ ورنہ نہیں ۔ اس نے کہا ۔ وہاں کے لوگ بہت سخت ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ خدا کا حکم ان تک پہنچا دیں ۔ یہ میں اپنی یاد کی بنا پر لکھ رہا ہوں ؛

باقی رہا معاملہ حدیث کا ۔ اس کے متعلق معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آپ نے صرف یکطرفہ غور کی ہے ۔ آپ تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ حضرت صاحب کی تکفیر کے بعد بھی برابر جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز ادا کرتی رہی ۔ یہاں تک کہ تکفیر و تفسیق انتہا تک پہنچ گئی ۔ مگر میرا یہی اوصاف اس بات کی دلیل ہے ۔ کہ محض اس حدیث پر آپ کے فتوے کی بنا نہ تھی ۔ اگر تھی تو کیوں جماعت کو اس کے بعد جاری رکھنے دیا گیا ۔ اسطرح گویا آپ حدیث کی ایک طرح مخالفت کرنے والے ہیں ۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صریح فیصلہ ہو ۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کو تو فوراً جماعت کو انتباہ کر دینا چاہیئے تھا ۔ کیونکہ آپ نے تو فیصلہ کرنا ہی تھا ۔ فیصلہ کیا کرایا موجود تھا ۔ صاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ صرف یہی حدیث وجہ نہ تھی ۔ بلکہ آپ کو خدائی امر کا انتظار تھا ۔ یہ حدیث تو محض ملانوں کا منہ بند کرنے کے لئے خدا نے پیشتر ہی ایک ہتھیار موجود کر دیا تھا ۔ دوسرے یہ حدیث متردد کے لفظ پر ہرگز حاوی نہیں ؛

جناب ماسٹر صاحب میں نے لکھا آپ نے اس پر پورے طور پر معلوم ہوتا ہے ۔ غور نہیں فرمایا ۔ ورنہ آپ یہ کبھی نہ لکھتے ۔ ” کہ اس کے سوا دوسری وجہ حضرت صاحب نے بیان نہیں کی “ وجہیں تو موجود ہیں ۔ آپ دیکھتے نہیں یا دیکھنا نہیں چاہتے ۔ کیا وجہ ہے ۔ کہ آپ لوگ کبھی تو اس قدر باریک بین تھے ۔ اور اب موٹی باتیں بھی آپ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو رہی ہیں

آپ لکھتے ہیں ” اس سے ظاہر ہے ۔ کہ جو لوگ مکفرین نہ ہوں ۔ ان کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے “ لیکن حضرت صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ مجھے خدا نے حکم دیا ہے ۔ کہ علاوہ مکفرین کے مکذبین اور متردد بین کے پیچھے بھی نماز حرام اور قطعی حرام ہے ۔ مگر آپ نے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی ۔ جو کافر ہے ۔ یعنی منکر ہے ۔ حضرت مرزا صاحب کے دعوے کا مصدق نہیں ۔ نہ ماننے والا ہے ۔ یہ تو آپ کے تمام گروہ کے عقیدہ اور عمل کے خلاف پڑتا ہے ۔ ذرا توجہ فرما دیں ۔

آپ لکھتے ہیں ۔ کہ حضرت صاحب کے زمانے میں لوگ حج کو گئے ۔ اور انہوں نے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کی ۔ میں اس واقعہ سے انکار نہیں کرتا ۔ لیکن تصدیق بھی نہیں کرتا ۔ ممکن ہے ۔ بعض آدمیوں نے ایسا کیا ہو ۔ مگر یہ سوال غیر متعلق ہے ۔ آپ یہ بتلا دیں ۔ کہ وہ کس قسم کے آدمی ہیں ۔ ان کی ثقاہت کیسی ہے ۔ آیا انہوں نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ وہاں نماز کے متعلق کیا کریں ۔ اور حضرت صاحب نے کیا جواب دیا ۔ آیا اس کا تحریری ثبوت ہے ۔ حضرت صاحب کی تحریر ۔ اگرچہ نہ ہو ۔ تو مجبوراً ان کی ثقاہت کا خیال ضرور آئیگا جب تک صریح فیصلہ حضرت صاحب کا موجود ہے ۔ اس کے خلاف آپ صریح بات دکھلا دیں ۔ ان مبہم حوالجات سے کیا

فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اگر کسی نے اپنے طور پر ایسا کیا۔ تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہے۔ ہاں مجھے خود ایسے واقعات معلوم ہیں۔ کہ بعض لوگوں نے غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ اس پر حضرت صاحب نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ ضرورت کے وقت ان کے نام بھی ظاہر کر دئے جا سکتے ہیں۔ پس یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا یہی عمل تھا۔ جو آپ لوگوں کا ہے۔

باقی رہا حضرت مولوی صاحب کا بعض آدمیوں کو نماز کی اجازت دے دینا۔ یہ کچھ حد تک صحیح ہے۔ لیکن آپ یاد رکھیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے صریح فیصلے کے ہوتے ہوئے ہم پر کسی دوسرے بزرگ کا فیصلہ حجت نہیں۔ یہ میں اصولی رنگ میں کہتا ہوں۔ ورنہ آپ اگر حضرت مولوی صاحب کے بعض فتووں کی تہ تک پہنچیں۔ تو شائد آپ کا حضرت مولوی صاحب کے اس فیصلے کے متعلق یہ خیال نہ رہے۔ ایک شخص کو آپ نے غیر احمدیوں کے پیچھے عید کی نماز پڑھنے کی اجازت دیدی۔ اس کے بھائی نے لکھا۔ کہ اسکو بھی اجازت ملنی چاہیئے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے لکھا۔ کہ تم بھی ویسے ہی بنجاؤ۔ تو تمہیں بھی اجازت مل سکتی ہے۔ اس کے متعلق تو ڈر ہے۔ کہ وہ کہیں نماز ہی نہ چھوڑ دے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ جب حضرت مولوی صاحب کے نوٹس میں یہ امر لایا گیا۔ کہ آپ کے اس قسم کے فتوے حضرت صاحب کے صریح فتوے کے خلاف ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ اور یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ قادیان کے رہنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ حضرت مولوی صاحب اپنے کام میں یعنی درس و تدریس میں ایسے معروف رہتے تھے۔ کہ بعض دفعہ آپ کو بعض باتوں کا علم نہیں ہوتا تھا۔ یا اگر ہوتا تھا۔ تو بہت دیر کے بعد۔ اور یہ امر حضرت مولوی صاحب کی شان کے خلاف نہیں۔ پہلے خلفاء کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا رہا۔ حضرت عمرؓ کو اپنے بعض فیصلے بعض عورتوں کے علم کے ماتحت درست کرنے پڑے۔

باقی میں نے لکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نماز دہرانے کا جو واقعہ لکھا ہے۔ اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ یا تو آپ لوگ پڑھتے نہیں۔ یا پڑھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ فہم سلب ہو گیا ہے۔ خلفاء سے بعض مسائل میں اختلاف بعض صحابہؓ میں بھی تھا۔ بلکہ ایک خلیفہ کا دوسرے خلیفہ سے بھی۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ حضرت میاں صاحب نے جب اطمینان کر لیا۔ کہ حضرت مولوی صاحب کا حکم نہیں ہے۔ بلکہ محض اجازت ہے۔ تو آپ نے اجازت سے رخصت کا فائدہ اٹھایا۔ تعجب ہے۔ آپ اجازت سے فائدہ اٹھانے کو نافرمانی اور خطرناک تفرقہ اور فساد کی بنیاد بیان کرتے ہیں۔ ایک طرف مسیح موعودؑ کا صریح فیصلہ۔ ایک طرف خلیفہ کی اجازت ہے۔ ایک شخص اس اجازت کے ماتحت مسیح موعودؑ کے فیصلہ پر عمل کرتا ہے۔ تو وہ دوہرے ثواب کا مستحق ہے نہ کہ بانی فساد۔ تعجب ہے آپ کیا لکھ رہے ہیں مسیح موعودؑ کے صریح فیصلے کے خلاف آپ لوگ عمل کریں۔ اور اسکو ایمان قرار دیں۔ اور جو اس کے مطابق اور خلیفہ کی اجازت کے ماتحت کام کرے۔ اسکو بانی فساد۔ العجب ثم العجب۔

آپ نے سیالکوٹ کے ایک واقعہ کا اعادہ کیا ہے۔ جو آپ کی اپنی ذات کے متعلق ہے مگر وہ بھی میرے خیال میں آپ کے مفید مطلب نہیں۔ میں آپ سے اس کے متعلق ابھی کوئی تحریری ثبوت یا تقررات کا مطالبہ نہیں کرتا۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر واقعہ یہی تھا۔ کہ محض مکفرین کے پیچھے نماز کی اجازت نہ تھی باقی سب کے پیچھے تھی۔ تو پھر مرحوم و مغفور سید حسام الدین صاحب کو کیوں یہ خیال آیا۔ کہ چونکہ صدر الدین بیعت میں داخل نہیں۔ اس لئے شائد اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہو۔ انہوں نے برملا اس سوال کو اٹھایا۔ جماعت نے یہ سوال حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ وہاں سے جواب آیا۔ کہ نماز جائز ہے۔ میں ابھی یہ بھی مطالبہ نہیں کرتا۔ کہ وہ تحریری جواب کہاں ہے۔ آیا حضرت صاحب کے ہاتھ کا ہے۔ یا حضرت صاحب کے نام پر ہے۔ یا کسی شخص نے اپنے طور پر جواب دیا ہے۔ یہ سوال ہی جداگانہ ہیں۔ سید صاحب مرحوم کا سوال اٹھانا تبلا رہا ہے۔ کہ محض مکفرین تک فتویٰ محدود نہ تھا۔ بلکہ کوئی اور فیصلہ تھا جس کی رو سے آپ کا وجود کھٹکا۔ لہٰذا قادیان سے استصواب کیا گیا۔ ورنہ یہ تو صاف بات تھی۔ آپ نہ مکفر تھے نہ مکذب تھے۔ اور نہ متردد تھے۔ آپ تو حضرت صاحب کو بقول خود "سچا یقین کرتے تھے"۔ صرف آپ نے ظاہری طور پر بیعت نہ کی تھی۔ باوجود آپ کے حضرت مسیح موعود کو سچا یقین کرنے کے پھر مخلصین مسیح موعود کو شک گذرنا صاف بتلاتا ہے۔ کہ فتویٰ کوئی اور موجود تھا۔ مگر منافتوی کے الفاظ مکفر۔ مکذب۔ اور متردد کے ہیں۔ آپ ان تینوں گروہوں میں سے نہ تھے۔ اور آپ کا حضرت مسیح موعودؑ کو "سچا یقین کرنا" مترادف بیعت کے تھا۔ صرف اعلان کی ضرورت تھی۔ اس صورت میں اگر آپ کے لئے اجازت آگئی۔ تو یہ فتویٰ کے خلاف نہیں۔ یا یوں کہیں۔ کہ اصول کو استثنا پر ترجیح ہے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب آپ سے واقف تھے۔ اس لئے انہوں نے آپکو احمدیوں میں شامل کر کے اجازت دلادی۔ اگرچہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں بھی کسی الٰہی مصلحت کا انکشاف ہونے والا تھا۔ آپ سچا یقین کر کے بیعت سے رکے رہے۔ اسی طرح اب بھی اس کو سچا یقین کرتے ہوئے اس کے صریح فیصلوں سے رک رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہدایت دے سبکو مجھے بھی اور آپ کو بھی اور پھر اس ہدایت پر استقامت دے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

اس خط میں بعض پرائیویٹ باتیں بھی تھیں۔ جن کا بحث سے تعلق نہ تھا۔ وہ نہ تو پورے طور پر میرے ذہن میں ہیں۔ اور نہ ضرورت ہے۔ کہ ان کا اعادہ کیا جاوے۔ ممکن ہے۔ کہ بعض باتیں مجھ سے لکھنے میں رہ گئی ہوں۔ کیونکہ مجھے خیال پڑتا ہے۔ کہ وہ خط جو میں نے مولوی صاحب کو لکھا تھا۔ اس سے زیادہ مفصل تھا ممکن ہے۔ مولوی صاحب اس کو شائع کر وادیں۔ اس لئے میں بالآخر پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ الفاظ تو میں دہرا نہیں سکا۔ ہاں مفہوم کو میں نے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ والسلام ۔ خاکسار محمد دین۔

وزیر اعظم ایران کا خط

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے نام

جناب مفتی صاحب کے ایک تبلیغی خط کے جواب میں انہیں وزیر اعظم ایران کی طرف سے جو انگریزی خط موصول ہوا۔ اسکا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

از دفتر وزارت خارجیہ سلطنت ایران۔ طہران مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء

بخدمت معزز مکرم ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۱۵ اپریل مجھے پہنچا۔ مجھے دلی خوشی آپکی ان مفید اور کار آمد خدمات کی خبروں سے ہوا کرتی ہے۔ جو کہ آپ مقدس دین اسلام کے لئے کر رہے ہیں۔ میری دلی تمنا ہے۔ کہ آپکا کام جو اخلاقی تہذیب اور سچی روشنی کے پھیلانے پر مشتمل ہے۔ تمام قوموں میں اور بالخصوص مہذب ممالک امریکہ و یورپ میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کامیاب ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ اسلام کے روشن ستارے کو مغربی کرہ ارض میں چمکا دیں۔ اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو سچی روشنی عطا فرما دیں۔ جیسا کہ کتاب پاک میں لکھا ہے کہ "رطب و یابس" کافی کتاب ہے یعنی اسلام ہی صرف ایک مذہب ہے۔ جو تمام قوموں کی اخلاقی روحانی اور تمدنی تعلیم کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس ملک کی روحانی اور صنعتی ترقی کے متعلق آپکے خیالات پر میں نہایت غور سے تدبر کر رہا ہوں۔

آپ کے مقدس مشن کی ترقی اور مکمل کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے میں آپکا اسلامی مخلص ہوں۔ دستخط سردار سپاہ (وزیر اعظم ایران)

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

مفصلہ آہنی اشیاء کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ لاہور۔ مغلپورہ۔ سکھر۔ کراچی کے سٹور ڈیپوز میں ہیں۔

(۱) بھاری کمائے ہوئے لوہے کے مختلف قسم کے بوائلر ٹیوب پلیٹس۔ انجن فریم پلیٹس۔ بیموں کے ڈھانچے پورے اور ٹوٹے ہوئے۔ ٹرف پلیٹس۔ اور انڈر فریم مع بیموں اور دھروں کے وغیرہ وغیرہ۔ (۲۱۹۳ ٹن وزن)

(۲) ہلکے کمائے ہوئے لوہے کے مختلف قسم کے بولٹ نٹ۔ سکرو سپائکس۔ ڈاگس سپائکس۔ چھوٹے لوہے کے ٹکڑے نرم فولاد کے ٹکڑے فلیٹس۔ انگلس چینلس بیمس۔ ڈبلیو آئی چمنی۔ پائپس۔ بیرنگ پلیٹس فیش پلیٹس۔ لوہے کے گاڑی کے انڈر فریم کے حصے ½ انچ اور اس سے زائد موٹائی کے شاولس۔ ٹیرس۔ مارٹر پلیٹس۔ سکرو بارس ٹیکسیل واٹر روپس چوڑے آہنی ٹکڑے۔ اور ٹرالی کے پہیے وغیرہ وغیرہ۔ (۱۶۶۷ ٹن)

(۳) دروازوں کے فریم۔ اور ویگن پینل پلیٹس (۱۸۱ ٹن)

(۴) کمائے ہوئے لوہے کے مختلف قسم کے شلیٹ اور پلیٹوں کے ٹکڑے۔ اور کاروگیٹڈ شیٹ کٹنگس (۷۷ ٹن)

(۵) لوہے کے دھرے (۲۶۰ ٹن)

(۶) ریل مختلف لمبائیوں کی (۵۳۲ ")

(۷) فولادی ریل مختلف لمبائیوں کی (۲۹۱ ")

(۸) گاڑی اور ویگن کے فولادی ٹائر (۲۰۰ ")

(۹) فولادی انجن کے ٹائر (۴۷ ")

(۱۰) فولادی سلیپر ٹوٹے ہوئے (۲۹۳ ")

(۱۱) فولادی سلیپر پورے سائز کے (۲۲۰۴ ")

(۱۲) ڈھالے ہوئے لوہے کے گیس ریٹارٹس دھلے ہوئے (۸۱ ")

(۱۳) فولادی بیرنگ سپرنگ پلیٹ گاڑی اور ویگن کے کائل اور ویوٹ سپرنگ پوری لمبائی کے اور ٹکڑے۔ (۱۹۸ ٹن)

(۱۴) پیتل کے بورنگ (۱۰۸ ")

(۱۵) پیتل کے ٹیوبس (۱۹۱ ")

(۱۶) تانبہ (۱۵ ")

(۱۷) جست (۶ ")

(۱۸) داسٹ میٹل پیتل کے بورنگس سے ملا ہوا (۴۰ ")

ٹینڈر کنٹرولر سٹور نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے دفتر میں ۲ بجے سے پہلے ۹ ستمبر منگل کے دن پہنچ جانے چاہئیں۔

(ب) تاریخ مقررہ اور جگہ مقررہ پر ٹینڈر دینے والوں کی موجودگی میں ٹینڈر کھولے جائیں گے۔

(ج) ٹینڈر کے فارم اور تمام تفصیلی حالات اور اشیاء کی مقدار جو نیلام کے لئے ہے۔ پانچ روپے درخواست کے ساتھ دینے پر کنٹرولر آف سٹورس این ڈبلیو ریلوے مغلپورہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

(۳) کنٹرولر آف سٹور کو کسی ٹینڈر کے منسوخ کر دینے کا بلا اظہار وجہ کے اختیار ہوگا۔

سی آف لینگر
کنٹرولر آف سٹورس
این ڈبلیو آر

کنٹرولر آف سٹور آفس
مغلپورہ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۲۴ء

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

تعطیلات محرم میں رعایتی ٹکٹ

تعطیلات محرم میں واپسی ٹکٹ جو ۱۸ اگست تک کارآمد ہوں گے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۹ تا ۱۲ اگست ۱۹۲۴ء کو سو میل سے زائد فاصلہ کے لئے حسب ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے۔

فسٹ کلاس اور سکنڈ کلاس ٹکٹ دو طرفہ کرایہ کی بجائے ۱½ کرایہ پر۔ انٹر کلاس ٹکٹ ۸ پائی فی میل کے حساب۔

دفتر ٹریفک کمرشل
لاہور ۳۰ جولائی
دی۔ ایچ بولتھ ٹریفک مینجر

مختصر فہرست کتب

دکان محمد یامین تاجر کتب قادیان

سیرت مسیح موعود ۱ ہ سراج الدین کو جواب ۳ شمائل شریف مجلد معرا عہ سری نہہ کلنک درشن ۱ مکتوبات چہارم ۱ تہذیب ا مکتوبات پنجم ۱ مجموعہ فتاوی احمدیہ للعہ ردکفارہ ۵ دافع البلاء ۱ جغرافیہ ضلع گورداسپور ۳ برہان الحق ۳ مباحثہ لاہور ۶ مدارج تعوی ۲ بیکر گناہ ۱ مباحثہ شملہ ۳ پارہ اول مترجم ۸ ایسح الموعود ۲ حقیقی اتحاد ۱ گلزار وید ۳ دنیات کا پہلا رسالہ ۱ آریہ پنچہ کا فوٹو ۱ آریائی تحقیقات حیاۃ النبی

آریہ سماجی دگاندھی جی یہ ایک ٹریکٹ ہے جس میں متعدد مثالیں ستیارتھ پرکاش سے اس مضمون کی دی گئی ہیں۔ کہ دیانند جی نے اسلام کو غلط صورت میں پیش کیا ہے۔ محصولڈاک بھیج کر منگوالیں۔ ملنے کا پتہ۔ تشحیذ قادیان

مفت کا ثواب حاصل کرو

بوجہ سفر دکان کے بند رہنے سے بڑا بہت حرج ہوا ہے۔ اس لئے احباب از راہ ہمدردی احقر سے جس کسی کتاب کی ضرورت ہو طلب کریں۔ جس سے آپ کو ثواب ہوگا۔ اور بازاری نرخ پر کتابیں بھی مل جاویں گی۔ دیکھو الفضل نمبر ۹۱ جلد ۱۱۔ مثلاً ازالہ اوہام مکمل ہے ۲ آئینہ کمالات اسلام ہے ۲ قرآن کریم بطرز یسرنا القرآن ہے درس القرآن ۱۰ کسر صلیب ۱ تفسیر پاکیجی (قادیان)

ناظر کی ضرورت

ایک جوان احمدی لڑکی جو کہ ہر طرح سے امور خانہ داری کے قابل ہے۔ اور بلحاظ روحانی جسمانی حالت کے قابل اطمینان ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ ذات پات کا کوئی لحاظ نہیں آدمی نیک۔ غریب اور مخلص احمدی ہونے کے علاوہ برسر روزگار ہو۔ چاہے ملازم ہو۔ یا تجارت پیشہ۔

نمبر ۲

ایک نیک خوش شکل جوان احمدی لڑکے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ برسر روزگار ہونے کے علاوہ صاحب جائداد ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نیک احمدی ہونے کے علاوہ امور خانہ داری کے ہر طرح قابل ہو۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔ حاجتمند احباب فوراً پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں۔ والسلام۔

معرفت جناب بابو برکت علی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات پنجاب

اللھم انت الشافی

جوہر شفا یا نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار وکھانسی۔ خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی سستی ہے فی تولہ عار۔ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ المشتہر۔ ایس عزیز الرحمن قادر بخش انجینیر قادیان

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ

الفضل جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایک تعلیم یافتہ جماعت کے پانچ چھ لاکھ افراد تک اپنی بات پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو اس میں اشتہار دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

ضروری خبریں

...پر مقدمہ — امرت سر میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ
...پربندھک کمیٹی کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے
...ے پاس ایک گلی ہے جس کے فرش کی مرمت کے
...ے) دمی وہاں پہنچے۔ لیکن اکالیوں نے ان کو روک
... یہ ہماری گلی ہے۔ ہم خود اس کی مرمت کریں گے
...ے اس کی مرمت شروع کر دی۔
...یش ہوا۔ اور شرومنی کمیٹی پر مقدمہ چلانے کا

...کے خلاف پندرہ ہزار کی ڈگری

بمبئی ۲۸ جولائی "بمبئی کرانیکل"
...رحیثیت عرفی کا مقدمہ دائر تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔
...دیا کہ "بمبئی کرانیکل" کے جس مضمون کے خلاف شکایت
...ہارگی کی شان کو معرض تخفیف میں لانے والا ہے۔
...کل" کے خلاف پندرہ ہزار روپے کی ڈگری کا
...ت

...رارتوں کے نتائج

[illegible] کی ریاست میں آریہ سماجیوں کی شرارتوں کی وجہ
...نار کا اسٹیٹ بورڈ ہاتر دادیا گیا ہے۔ انہیں لیکچر دینے
...یا ہے۔ ایک شخص گیا نامی نے راجہ صاحب کو لکھا
...پالیس کی رکاوٹ دور کی جائے۔ ورنہ ستیہ گرہ کیا

...میں پھر ہیضہ پھوٹ پڑا

بارش کے بعد لاڈسپیر اور بہار میں ہیضہ پھیل

...یک آریہ لیکچرار کے خلاف دعویٰ

داروغہ محمد شرف دین خان صاحب
...بلیغ اسلام شاہجہانپور نے محمد مشتاق علی خانصاحب
...عدالت میں پنڈت شب شرما آریہ بجنوری کے خلاف
...کیا ہے۔ کہ اس نے یکم جولائی سے ۵ جولائی تک

ہندو عورت نے نہاتے وقت ایک سونے کا زیور اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ ایک چیل آئی۔ اور اسے اڑا کر لے گئی۔ اسی دن اس عورت کے خاوند کو میانمیر سے آتے ہوئے راستہ میں ایک سونے کا زیور ملا۔ جسے لے کر وہ خوشی خوشی گھر آیا۔ عورت مغموم بیٹھی تھی۔ جب خاوند نے اسے زیور دیا۔ تو وہ خوشی سے بول اٹھی۔ کہ یہ تو ہمارا ہی زیور ہے۔ جو چیل لے گئی تھی۔

مسٹر امسن کی ایران سے واپسی

بمبئی ۲۸ جولائی۔ مسٹر ڈی جی امسن سابق ایڈیٹر "انڈیپینڈنٹ" اور "نیشن" ایران سے سیاحت کے بعد واپس آگئے

مسلمان لیڈروں کا شغل اخبار نویسی

مسٹر محمد علی دہلی پہنچ چکے ہیں۔ جہاں اب وہ مستقل قیام کریں گے۔ اور اردو انگریزی اخبار نکالیں گے۔ مولوی ابوالکلام صاحب بھی دہلی سے اپنا اخبار الہلال نکالنے والے ہیں۔ ڈاکٹر کچلو صاحب امرت سر سے ایک روزانہ اخبار نکال رہے ہیں۔

جنوبی ہند کا طوفان عظیم

مدراس کی خبر ہے۔ کہ دریائے کاویری کا پانی اب اور بھی چڑھ گیا ہے۔ اس وقت پانی کی بلندی ۳۴ فٹ ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آروڈ میں تمام گاڑیاں کھڑی ہیں۔ کیونکہ اس حالت میں دریائے کاویری کے پل پر سے گذرنا خطرے سے خالی نہیں۔ دریائے کاویری کے پانی سے جو اضلاع سیراب ہوتے ہیں۔ ان کی حالت نازک ہوتی جا رہی ہے۔ دریائے کاویری کے پل پر پانی کی بلندی قریباً ۱۱ فٹ ہے۔ اور پل اس وقت سخت خطرناک حالت میں ہے۔ اس علاقہ میں ہیضہ بھی پھوٹ پڑا ہے۔ تنجور کے ضلع میں بھی اسی قسم کی نازک حالت ہے۔ شہر کومبھور کے بازاروں اور چھاؤنی میں ۷ فٹ گہرا پانی بہ رہا ہے۔ مکانات گر رہے ہیں۔ پلاچی کی تحصیل [illegible] سے خوفناک حالت کی خبریں آ رہی ہیں۔ بیشمار قلی مفقود الخبر ہیں۔ ایک مٹی کے تیل کا گودام بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ یہ گودام ایک ہندوستانی کا تھا۔ اور اسکی قیمت لاکھوں روپیہ تھی۔ آدھی ریاست کوچین تباہ ہو رہی ہے۔ شہر کوچین میں پانی پانچ فٹ گہرا بہ رہا ہے۔ اور ۱۶ جولائی سے کوچین سے سلسلہ ریل و تار منقطع ہے۔

بنائے ہوئے نوٹوں سے ذرا گھبرا بھی ہے۔ لوگ اس قسم کے نوٹوں سے ہوشیار رہیں۔

ڈاکٹر کچلو کی کھدر فروشی

امرت سر کی مقامی کانگرس کے کارکنوں کے جلسہ میں ڈاکٹر کچلو۔ سردار منگل سنگھ۔ مسٹر پوری۔ اور دیگر کارکنوں نے بازاروں میں پھر کر کھدر بیچنے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

قہر خدا کا نزول

مدراس ۲۵ جولائی بوانی سے سیلاب کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ بہت سی لاشیں ساحل سمندر تک بہ آئیں۔ کنول نہر کے قریب لوگوں نے ان لاشوں کا رخ لہروں کی طرف کر دیا۔ لہریں ان کو بہا کر لے گئیں۔ طغیانی کی وجہ سے اہل قصبہ نے عدالت اور دوسری عمارتوں میں گھس کر پناہ حاصل کی۔

دہلی میں ہندو عورتوں کی ہتک کی بے بنیاد افواہ

دہلی ۲۹ جولائی دیسی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ فسادات کے دوران میں صدر بازار میں بعض مسلمان بلوائیوں نے عورتوں اور بچوں پر حملہ کیا۔ اور بعض عورتوں کے اعضاء کاٹ دیئے۔ سرکاری اور غیر سرکاری طور پر تحقیقات کی گئی۔ تو یہ خبر بالکل جھوٹی پائی گئی۔ البتہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ہندو عورت اپنے خاوند کو بعض بدمعاشوں سے بچا رہی تھی۔ کہ اسکے سینے پر زخم لگا۔ اور ایک عورت کی ناک کے پاس ترچھا زخم آیا۔ ان کو مبالغہ آمیزی کے ساتھ خوب نمک مرچ لگا کر بیان کیا گیا۔

آگرہ کا بازار دو منٹ میں بند ہو گیا۔

دو شرابیوں کے شور و شر کی وجہ سے تمام شہر میں شور پڑ گیا۔ کہ ہندو مسلمانوں میں لڑائی ہو گئی۔ اس پر ہندو دکانداروں نے اپنا مال دکانوں میں پھینکنا شروع کر دیا۔ اور دو منٹ کے اندر تمام بازار بند ہو گئے۔

رائے بہادر لالچند وزیر زراعت کا استعفاء

شملہ ۳۰ جولائی آنریبل رائے بہادر لالچند نے وزارت پنجاب سے استعفاء دیدیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس کے خاتمہ کے بعد نیا وزیر مقرر کرنے پر غور کیا جائے گا۔